نماز کے باطنی آداب 3

الحمداللہ ہم رمضان المبارک میں دین سیکھنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں کسی نے حضور داتا صاحبؒ سے پوچھا تھا حضور یہ بتائیے کہ کرامت کیسے کہتے ہیں بڑا کرامت کا نام سنا ہے کہ فلاں شخص بڑا کرامت والا ہے یا فلاں شخص کے پاس بڑی کرامت ہے تو یہ کرامت کیا ہوتی ہے حضور داتا صاحبؒ نے ارشاد فرمایا

''بیٹا استقامت سب سے بڑی کرامت ہے''

جس شخص کو استقامت مل جائے چاہے وہ دو نفل ہی کیوں نہ ہوں اگر وہ اس کو روز پڑھتا ہے اور اس کو چھوڑتا نہیں ہے تو یہی اسکی سب سے بڑی کرامت ہے اگر وہ چند آیتیں بھی روز پڑھتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں ہے تو یہی اسکی سب سے بڑی کرامت ہے تو نیکی وہی نیکی ہے جو مستقل ہو اور چلتی جائے آپ کی زندگی میں وہ ہمیشہ شامل رہے جو تھوڑی دیر کیلیئے آئی پھر چلی گئی اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے وہ قبول ہوئی ہے یا نہیں ہوئی اصل نیکی وہی ہے جو مستقل آپکی زندگی میں رہے۔ اللہ توفیق دے (آمین)

نماز کا ذکر و فکر جاری ہے۔

(سورۃ الفاتحہ)

پچھلے لیکچر میں یہ بات ہو چکی ہے کہ سورۃ الفاتحہ میں اللہ نے جب اپنا تعارف کروایا تو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فرمایا

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فرمایا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فرمایا

یہ اللہ نے اپنا تعارف دے دیا اس کے بعد اللہ بندے کی زبان سے گفتگو کرتا ہے اور اللہ انداز بدل دیتا ہے اور یوں کہا گیا

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اب یہ بندے کی طرف سے اس کی پہلی اس کی زبان سے جو تصدیق کی گئی ہے یا جو اقرار کروایا گیا ہے کہ وہ یہ ہے میں صرف تیری ہی عبادت کرتا ہوں اللہ کو اپنے بندے سے پہلی چیز یہ مطلوب ہے کہ وہ اس بات کا اقرار کرے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ اس پر کوئی کمپرومز نہیں ہے قرآن نے بھی فرمایا کہ شرک جو ہے وہ ظلم عظیم ہے سب سے بڑا ظلم شرک ہے اللہ کیساتھ کسی کو شامل کر لیا عبادت میں صفت میں کسی بھی انداز میں آپ اللہ کے ساتھ سامنے کسی کو کھڑا کر دیں تو یہ شرک ہے تو اللہ نے اس کو معاف نہیں کرنا باقی کوئی بھی وہ گناہ معاف کر سکتا ہے اور قیامت کے دن بیشمار لوگوں کو وہ بخشے گا لیکن جس نے شرک کیا ہوگا شرک مطلب اللہ کے سامنے کسی اور

ذات کولایا اور وہی صفتیں جو اللہ کی ہیں اسی کو اسی کے اندر ثابت کیا یا اس کو مانا اسے شرک کہا جا رہا ہے اللہ تعالی دو طریقوں سے اپنے بندوں کے ساتھ ایسی حیثیت رکھتا ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ایک ہے اس کی ذات کا معاملہ دوسرا ہیا س کی صفات کا معاملہ اس کا مطلب شرک دو طریقوں سے ہوسکتا ہے

☆**شرک فی ذات**

☆**شرک فی الصفات**

☆**شرک فی ذات**

ذات کا شرک یہ ہوگا جس طرح اللہ کی ذات ہے۔

مثلاً اللہ ایک ہے اللہ نظر نہیں آتا وہ کان سے سنائی نہیں دے سکتا وہ ہاتھوں سے محسوس نہیں ہوسکتا وہ ناک سے سونگھا نہیں جا سکتا اور اس جیسی کوئی ذات نہیں ہے جب ایسی کسی ذات کو تصور کیا جائے کہ ہاں یہ بھی ایسے ہی ہے یہ بھی نظر نہیں آتی تو یہ بھی خدا ہے (استغفر اللہ) یہ بھی سنائی نہیں دیتی تو یہ بھی خدا ہے یا یہ بھی ایک ہے تو خدا ہے بہت ساری چیزیں دنیا میں ایک ہی ہیں سورج بھی ایک ہے یا بہت سارے دنیا میں ایسے طبقے موجود ہیں پہلے بھی آئے جو سورج کو پوجتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک ہے اور اسی طرح جبرائیل بھی ایک ہی ہے لیکن وہ اللہ جیسا ایک نہیں ہے سورج بھی اللہ جیسا ایک نہیں بہت ساری دنیا میں چیزیں ہیں جو ایک ہی ہیں اللہ کیسا ایک ہے؟؟

اللہ ایسا ایک ہے جسکو تقسیم نہ کیا جا سکے اس لیے قرآن میں اللہ نے جب اپنا تعارف کروایا تو

قل ھو اللہ احد کہا **قل ھو اللہ ھو واحد** نہیں کہا ایک ہوتا ہے واحد ایک ہوتا ہے احد واحد یہ ہے کہ ایک ہے آپ اس کو دو حصوں میں تقسیم کردیں 5.+5. آدھا آدھا یہ ہے واحد یا ایک چیز ہے اس کو توڑ کر آپ دو میں تقسیم کردیں آدھی آدھی ٹوٹ جائے گی وہ اللہ ایسا واحد نہیں ہے جس کو توڑا جا سکے تقسیم کیا جا سکے اللہ احد ہے جو نا قابل تقسیم ہے یعنی ایسا ایک جسکو دو میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا 2.+8. 4.+6. 7.+3. ان دونوں کو جمع کریں تو ایک بنے گا لیکن اللہ ایسا ایک نہیں ہے فرمایا میں احد ہوں تو یہ پہلی صفت ہے اس کی ایسی صفت کے اندر اگر کسی کو شریک کیا جائے کہ وہ بھی ایسا ہی ایک ہے تو یہ شرک فی ذات ہوگا (استغفر اللہ) بہت بڑا جرم ہے یہ کسی صورت بھی ایسا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

☆**دوسرا ہے شرک فی الصفات**

مثلا اللہ سنتا ہے اللہ دیکھتا ہے اللہ عذاب دیتا ہے اللہ جنت دے گا اللہ اپنے بندوں کیلئے رزق بھیجتا ہے اللہ بہت ساری صفتیں رکھتا ہے اس کی لاکھوں صفتیں ہیں اگر کوئی ایسا تصور کرے کہ جس طرح اللہ سنتا ہے یہ بھی ویسے سنتا ہے (استغفر اللہ) جس طرح اللہ دیکھتا ہے ویسے یہ بھی دیکھتا ہے جس طرح اللہ تعالی عذاب دے سکتا ہے یہ بھی دے سکتا ہے تو ایسا شرک جو ہے وہ شرک فی الصفات ہوگا

۔صفتوں کے اندر شرک تو اللہ نے کمال کر دیا پہلے ہی لفظ سے **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ** جب کسی زبان سے نکلتا ہے تو وہ سارے خداؤں کو ملیا میٹ کرتا ہوا صرف ایک خدا کی تعلیم دیتا ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یہ لفظ ہے تیری عبادت کرتے ہیں نہیں یہ لفظ ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یہ جو ہی کا لفظ اندر آتا ہے نہ اس سے سارے خدا ختم ہو جاتے ہیں جسطرح ہندوؤں کے ایک لاکھ سے زیادہ خدا ہیں بارش کا علیحدہ ہے اولاد کا علیحدہ ہے کسی کو الرجی ہو جائے اس کا خدا علیحدہ ہے اور رزق والا علیحدہ ہے لاکھوں خدا ہیں ان کے یہودیوں کے اپنے خدا ہیں عیسائیوں نے حضرت عیسی علیہ السلام حضرت مریم حضرت جبرائیل کو ملا کر ایک خدا کا تصور دیا ہوا ہے تو یہ سارا کچھ جتنے بھی دنیا میں اور خدا بنائے لوگوں نے لوگوں نے درختوں کو خدا بنایا لوگوں نے سورج کو خدا بنایا چاند کو خدا بنایا بہت سارے مطلب پتھروں کو خدا بنایا مٹی کے بتوں کو خدا بنایا تو یہ سارے خدا **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ** کہتے ہی ملیہ میٹ ہو جاتے ہیں ختم ان کا وجود ہی مٹ جاتا ہے خوبصورت تعلیم ہے جو اسلام نے سورۃ الفاتحہ میں دی ہے کہ جب کوئی اس کا ماننے والا اس کے خدا کو یہ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو اللہ بڑا خوش ہوتا ہے بڑی خوشی ہوتی ہے اسے کہ میرے بندے نے سارے کے سارے خداؤں کو رد کر کے میری عبادت کا قرار کیا ہے تو یہاں ہم کا لفظ بڑا خاص ہے ایاک اسکے پیچھے بھی بہت بڑی حکمت چھو پائی گئی کہ ایک بندہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اکیلا نفل پڑھ رہا ہے اکیلا سنتیں پڑھ رہا ہے تو وہ خود پڑھ رہا ہے تو پھر ہم کہنے کا تصور کیا ہے اس کو کہنا چاہیے میں تیری عبادت کرتا ہوں وہ اکیلا پڑھ رہا ہے نہ جماعت میں تو سمجھ آتی ہے ۔ ہر وقت تو نہیں آپ جماعت میں پڑھتے بولو کبھی نفل پڑھتے ہیں کبھی سنتیں پڑھتے ہیں ۔تو اس میں آپ ہم کا لفظ کیوں بول رہے ہیں آپ اکیلے ہیں ہم تیری عبادت کرتے ہیں ۔

یاد رکھیے اس میں بہت خوبصورت حکمت چھو پائی گئی **اے میرے بندے مجھے اکیلے عبادت پسند نہیں ہے مجھے وہ عبادت پسند ہے جو زیادہ لوگ مل کر کرتے ہیں** جب تو عبادت کرے جب تو نفل پڑھے جب تو سنتیں پڑھے اکیلا پڑھے تو بھی ہم کہہ مولا میں ہم کیوں کہوں ؟؟ کہا اس لیے ابھی تو اکیلا ہی ہے یہاں لیکن اس وقت زمین کے بہت سارے حصوں پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں کوئی مسجد نبوی میں پڑھ رہا ہے کوئی بیت اللہ میں پڑھ رہا ہے کوئی بیت المقدس میں پڑھ رہا ہے کوئی اپنے گھر میں پڑھ رہا ہے لاکھوں لوگ اس وقت سجدوں میں ہیں رکوع میں ہیں پوری دنیا میں اذانیں ہو رہی ہیں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں جہاں بھی لوگ عبادت کر رہے ہیں تم ہم کہہ دو تا کہ وہ ساری اکٹھی ہو کر عبادت میرے پاس آ جائے اور جب سب کی عبادت میرے پاس آئے گی تو پھر تیری عبادت بھی قبول ہو گئی کیونکہ کسی ایک کی تو قبول میں نے کرنی ہے کسی ایک کو تو قبول میں نے کرنا ہے اسکے صدقے تم سب کی عبادت قبول ہو جائے گی تو اس لیے ہم کا لفظ لگایا **اِیَّـــاکَ نَعۡبُدُ** ہم تیری عبادت کرتے ہیں (سبحان اللہ)

یہ حکمت چھو پائی گئی کہ اللہ کو جو سب لوگ مل کر عبادت کریں وہ زیادہ پسند ہے اور اس کے قبول ہونے کے چانس سو فیصد بڑھ جاتے ہیں اکیلے اکیلے نہیں اللہ کو عبادتیں پسند (اللہ) **وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں مدد اللہ کرتا ہے اللہ نے بندے کی

زبان سے کہلوایا کہ مانگ مجھ سے مجھ سے کہہ تجھ سے ہی مدد چاہتا ہوں مولا تیری مدد چاہیے کیا مطلب؟؟ پہلے اللہ مدد نہیں کر رہا تھا کر رہا تھا پہلے بھی اسی نے مدد کی تھی تیری پیدائش میں اس نے مدد کی تھی پھر تجھے بڑا کرنے میں اس نے مدد کی تھی تجھے کھلانے پلانے میں اس نے مدد کی تھی تیرے معاملات میں تیری مدد کی تھی تیرے ماں باپ تیری مدد کرتے رہے ہر لمحہ اس کی مدد آتی رہی سورج تجھے روشنی دے کر تجھے اپنی مدد دے رہا ہے چاند اپنی ٹھنڈک دے کر مدد دے رہا ہے۔ پھل پک رہے ہیں سورج کی گرمی سے اور پھلوں میں مٹھاس پیدا ہو رہی ہے چاند کی ٹھنڈک سے اللہ پہلے ہی مدد کر رہا ہے ہوا دے کر یہ دلوں کی دھڑکنیں دے کر تیرے تن پر کپڑے ڈھانپ کر وہ پہلے ہی مدد کر رہا تھا مولا پھر کیوں کہا **وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور دے مجھے (اللہ)

☆اللہ تو مدد پہلے ہی کر رہا تھا دیکھو نہ جب کوئی بیمار ہو جاتا ہے انجکشن لگواتا ہے انجکشن وسیلہ بنتا ہے مدد تو اللہ ہی کی آتی ہے وہ مدد کرتا ہے اللہ اس کو تندرست کر دیتا ہے یہ اللہ کی مدد ہے کہ تم ٹھیک ہو گئے پھر جب تم زیادہ بیمار ہوئے تمہاری کسی جگہ سے بھی شفاء نہ ہوئی تو پھر اللہ نے مدد کی تجھے موت دے دی یہ موت بھی تو اس کی مدد ہے اگر وہ تجھے موت نہ دیتا اسی بیماری میں رکھتا اور کئی سال اس کی بیماری تم سہتے تو تکلیف بڑھتی چلی جاتی اس نے تمہیں موت دے دی کہ تیری مدد کی کمال کر دیا اور پھر موت کے بعد بھی مدد کرتا ہے لوگ آ جاتے ہیں آ کر تیرا جنازہ پڑھتے ہیں تجھے نہلاتے ہیں دھولاتے ہیں تجھے کفن پہناتے ہیں یہ کون کر رہا ہے یہ اللہ مدد کر رہا ہے تیری پھر تجھے قبر میں لیٹایا جاتا ہے احتیاط سے رکھا جاتا ہے احتیاط سے رکھنے کے بعد بڑی محبت سے تیری قبر بنائی جاتی ہے باہر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے ہیں اللہ یہ مدد ہی تو کر رہا ہوتا ہے مدد تو پہلے ہی ہو رہی تھی پھر کیوں کہا

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یہ اصل میں اپنی عاجزی کا اظہار ہے بندے کی عاجزی اس کے اندر جھلکتی ہے مولا میں تیرے سوا کچھ نہیں کر سکتا یہ جو سانس میں نے اندر لیا ہے اس کو باہر بھی میں تیری مدد کے بغیر نہیں نکال سکتا اور جو باہر لیا ہے اس کو میں اندر نہیں لے جا سکتا مولا تو میری مدد کر ہر لمحے مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے میں کھڑا ہوں تو بیٹھ نہیں پاؤں گا میں بیٹھا ہوں تو لیٹ نہیں پاؤں گا ایک قدم چلا ہوں تو دوسرا نہیں اٹھا پاؤں گا اگر تیری مدد نہ ہو **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** اسکے اندر بندے کی عاجزی جو ہے چھلک چھلک کر باہر آتی ہے تیری ہی مدد ہے مولا تو ہی مدد کرے گا تو میری زندگی گزرے گی مجھ سے مجھے اپنی مدد سے محروم نہ کر دے اور یہ اتنا خوبصورت جملہ ہے آقا علیہ السلام نے فرمایا جب اللہ سے مدد مانگتا ہے تو اللہ ضرور اس کو مدد عطا کرتا ہے اس لیے کہ اس کی شان کے یہ لائق نہیں ہے کہ کوئی بندہ اس سے مدد مانگے اور وہ اس کی مدد نہ کرے اس کو کس شے کی کمی ہے اس کو کسی شے کی کمی نہیں ہے تو وہ کیوں مدد نہ کرے وہ ضرور کرتا ہے آقا ﷺ فرماتے ہیں بندہ مانگے تو سہی اللہ سے مدد وہ ضرور دے گا تو آپ جب ہر سورۃ فاتحہ میں چاہتے ہیں مولا تیری مدد چاہتا ہوں تیری مدد چاہتا ہوں اللہ غیبی طریقے سے تیرے حالات میں مدد ڈالنا شروع کرتا ہے غیبی طریقے سے تجھے نظر نہیں آئے گی وہ لیکن تیرے ہر کام میں مدد شامل ہو گئی تیرے کاروبار میں تیرے بچوں میں تیرے گھر میں تیری زندگی کے معاملات میں غیبی مدد آنا

شروع ہو جاتی ہے اس لیے نمازی کا کوئی کام رکتا نہیں نمازی کہی سے بھی شکست نہیں کھاتا اس لیے کہ ہر طرف سے اللہ کی مدد آ رہی ہے **اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** ہم تیری ہی مدد چاہتے ہیں بہت خوبصورت اللہ اور بندے کا تعلق اس پہلی آیت سے ثابت ہوا ایک طرف تو کہا عبادت میں ہم تیری ہی کریں گے مولا اور پھر زندگی کے ہر معاملے میں مدد تجھ ہی سے چاہیں گے میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا میں ہے ہی کچھ نہیں میری ہستی ہی کوئی نہیں نہ علم نہ عمل نہ ہی میرے پاس کوئی طاقت نہ ہی کوئی عہدہ اقتدار صرف تیری مدد سے ہی سب کچھ ہو رہا ہے اللہ تو ہی یہ کرے گا تو میں کر سکتا ہوں (اللہ) جب اللہ کے سامنے بندہ اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔

☆ بیٹو یاد رکھو!! عاجزی ایسی صفت ہے اللہ کی بارگاہ میں سب کچھ موجود ہے سوائے عاجزی کے اللہ عاجز نہیں وہ عاجز نہیں ہے وہ عاجزی نہیں کرتا اس لیے کہ اس کے لائق ہی نہیں ہے عاجزی وہ بڑھائی کرنیوالا ہے وہ بڑا ہے عظیم ہے برکتوں والا ہے اعلیٰ ذات ہے لحاظہ اسے بڑھائی سجتی ہے وہ عاجزی نہیں کرتا لیکن جب عاجزی اس کے بندے کی طرف سے آتی ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے وہ کہتا ہے کہ میرے بندے نے عاجزی کی ہے یہی تو میرے دربار میں نہیں تھی باقی تو سب کچھ ہے میرے پاس ہر شے میں رکھتا ہوں سوائے عاجزی کے اے بندے تو وہ لے آیا جو میرے دربار میں نہیں تھا اب دیکھ میں تیرے ساتھ کتنا خوش ہوتا ہوں وَ **اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** کے اندر انسان کی عاجزی چھپی ہے مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔

☆ اب اس مدد کی بات کو بعض لوگ ve- لے جاتے ہیں اور اس کو یوں پیش کر دیتے ہیں جو کہ غلط انداز ہے اسکے اندر کسی طرح سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی لیکن لوگ چونکہ اپنے مطلب کو نکلنا پسند کرتے ہیں تو بعض اس کو غلط معنوں میں لے جاتے ہیں دیکھیں جی قرآن میں اللہ نے کہا ہے صرف مجھ سے ہی مدد مانگو یہ ولیوں سے مدد مانگنا بزرگوں سے مدد مانگنا یہ نہیں ہم مانتے دیکھیں جی اللہ نے کہا ہے میں مدد کروں گا مجھ سے مدد مانگو بئی سارے وَ **اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** مجھ ہی سے مدد مانگو ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں تو پھر یہ ولیوں سے کیوں مانگتے ہو یہ بزرگوں سے کیوں تو یہ غلط معنی پہنا کر اس آیت کو بعض ve- معنوں میں استعمال کرتے ہیں اس سے قطعاً یہ مراد نہیں ہے آپ اس آیت کا ترجمہ پڑھ لیں اس سے صاف نظر آتا ہے اللہ منع تو نہیں کر رہا اللہ یہ فرما رہا ہے کہ مجھ سے مدد مانگو تو بئی اللہ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کب کہہ رہے ہیں کہ ولی خود کرتے ہیں یا بزرگ خود کرتے ہیں خود تو وہ بھی نہیں کرتے وہ بھی اپنے اللہ سے ہی کہتے ہیں وہ بھی اللہ سے ہی کہتے ہیں اللہ ہی مدد کرتا ہے نہ لیکن چونکہ بس ایک ایسا بغض ہے ولیوں کا بزرگوں کا دلوں کے اندر اس کو چھپاتے ہیں بس اور اس آیت کو پیش کر کے تو وہ بغض نکالنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ غلط معنی ہے۔

☆ بئی اگر آپ بیمار ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ ہی مدد کرتا ہے خبردار ہم نہیں مانگیں گے کسی سے مدد اللہ مدد کرتا ہے تو ٹھیک ہے آپ بیمار ہیں گھر بیٹھے رہیں آپ محترم کسی بھی ڈاکٹر کے پاس آپ دوائی لینے کیوں جاتے ہیں وہاں جا کر آپ دوائی کیوں مانگ رہے ہیں جی وہ صحت ہو جائے گی نہ میں انجکشن لگوا لوں گا تو محترم اللہ سے انجکشن مانگو نہ اللہ سے کہو نہ تجھے آ کر اس کا بندوبست کرے وہاں جا کر انجکشن لگوانا کیا ہے

جی وہ دیکھیں جی صحت کا معاملہ اچھا وہاں صحت آ گئی اور جہاں اللہ والے آئیں وہاں تجھے کیا مسئلہ ہے یہ فضول قسم کا ایک عقیدہ ہے جس کو لوگوں نے بنا کر بہت سارے لوگوں کے عقیدے خراب کر دیئے ہیں وہ جو ڈاکٹر نے تمہیں دوائی دی ہے انجکشن دیا ہے وہ صرف اس نے اپنی کوشش کی ہے اس کے اندر مدد اللہ نے ہی ڈالنی ہے تو شفا ہونی ہے شفا اللہ نے ہی دینی ہے درمیان میں ڈاکٹر وسیلہ بنا۔

☆ آپ اپنے والد صاحب سے خرچہ کیوں لیتے ہیں آپ سیدھا اللہ سے خرچہ لیا کریں کیوں لیتے ہیں والد صاحب سے والد صاحب دیں نہ زرہ کچھ پیسے کاروبار کرنا ہے اللہ سے لو نہ جی وہاں میں بالکل ٹھیک ہوں وہاں مجھے والد صاحب کی ضرورت ہے والد صاحب وسیلہ بنے نہ پھر وہ جب وسیلہ بنا تو اللہ نے رزق کی برکت اتار دی۔ یہ دنیا وسیلوں سے چل رہی ہے اللہ نے اس پوری کائنات کا نظام وسیلوں کے اوپر رکھا ہوا ہے ماں اور باپ وسیلہ بنتے ہیں بیٹا اور بیٹی کا ڈائریکٹ کوئی نہیں اترا قرآن پاک وسیلہ بنا آپ کے اور اللہ کے درمیان بات کرنے کا ڈائریکٹ اللہ سے بات کر سکتے ہو کیسے کرو گے جواب لے سکتے ہو نہیں لے سکتے ہو کلمہ تمہیں کس نے دیا؟؟ محمد مصطفیٰ ﷺ کیا اللہ نے ڈائریکٹ کلمہ دیا تو عجیب قسم کا وسیلہ ہے ہر شے کو اللہ نے وسیلوں سے جوڑا ہوا ہے۔

☆ آپ اپنے گھر میں دیکھیں زرہ آپ کے گھر میں جتنی چیزیں پڑھی ہیں بیٹ سے لے کر کچن کی چیزوں سے لے کر کرسیاں میز سے لے کر دیواروں سے لے کر پنکھے اور پلیٹوں سے لے کر کیا ہر شے خود آئی ہے آپ کے گھر میں چل کر نہیں ہر شے کا کوئی وسیلہ بنا اور آپ کے گھر میں پہنچ گئی تو اللہ نے وسیلوں سے اس کائنات کو چلایا ہوا ہے۔

حکایت

کوئی شخص تھا کسی گاؤں میں رہتا تھا تو وہاں سیلاب آ گیا سیلاب کا مسجدوں میں اعلان ہونا شروع ہو گیا اور کہنا شروع کر دیا مسجدوں میں اعلان ہونا شروع ہو گیا کہ نکل چلو پانی بہت زیادہ ہو گیا ہے اگر تم رکوں گے تو موت کا خدشہ ہے اس نے بھی سنا یہ اعلان گاؤں والوں نے اپنا سارا سامان سمیٹا اور گاؤں سے نکلنے لگے وہ اپنے گھر بیٹھا ہوا ہے تو کسی نے آ کر کہا کہ تو کیوں نہیں جاتا وہ کہنے لگا دیکھو بات یہ ہے کہ اللہ مدد کرنے والا ہے اور اللہ مدد کرے گا میں یہیں بچ جاؤں گا تم جاؤ وہ کہنے لگے جی ٹھیک ہے اللہ مدد کرنے والا ہے لیکن اس وقت جو اعلان ہوا ہے وہ یہ ہے یہ کوئی شے نہیں بچنی یہ سارا گاؤں بہہ جاتا ہے اس نے کہا نہیں اللہ مدد کرے گا خیر وہ چلے گئے سارے یہ بیٹھا رہا پانی اوپر آ گیا اس کے گھر میں گھس گیا یہ چھت پر چڑھ گیا اور لگا پکارنے مولا میرے مدد کر مولا میری مدد کر وہ پانی چڑھتا چڑھتا چھت پر بھی آ گیا یہ جو ہے ممٹی پر چڑھ گیا اب جب وہاں چڑھا تو قریب فوجیوں کی ایک کشتی تھی وہ لوگوں کو پانی سے نکال نکال کر اس میں ڈال رہی تھی اس میں انہوں نے دیکھ لیا وہ کشتی اُدھر لے آئے اور کہنے لگے آ جا جلدی آ جا کشتی کے اندر تم سے تو نہیں مانگی میں تو اللہ سے مدد مانگ رہا ہوں تو اللہ دے گا نہ مدد مجھے انہوں نے کہا بھائی دیکھو تمہاری طبعیت اور صحت لگتا ٹھیک نہیں ہے اس وقت موت کا وقت تمہارے قریب آ چکا ہے بیٹھو جلدی کشتی

میں اس نے کہا نہیں میں تو اللہ سے ہی لوں گا خیر انہوں نے کہا ٹھیک ہے تیری مرضی وہ کشتی لے کر نکل گئے تھوڑا ٹائم اور گزرا تو مٹی تک پانی چڑھتا ہوا انٹینے تک آ گیا اور اس انٹینے کے اوپر چڑھ گیا ایک ہیلی کپٹر بھی پھیر رہا تھا لوگوں کو بچانے کیلئے وہ بھی دیکھتا ہوا اُدھر آ گیا انہوں نے سیڑھی نیچے پھینک دی کہا جلدی کر آخری لمحے جلدی کر چڑھ جا کہا نہیں تم سے نہیں مدد مانگی میں نے تو اللہ سے مدد مانگ رہا ہوں کیسا عجیب عقیدہ ہے تو خیر وہ کہنے لگے کہ بئی بس دو چار سیکنڈ اور ہیں اس کے بعد پانی یہاں بھی آ جانا ہے جلدی کر ولیکن وہ نہ مانا ہیلی کپٹر بھی چلا گیا تھوڑی دیر میں لہر آئی اس کو ڈبو کے مار کر ختم کر گئی اور جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچا تو رولا ڈال دیا کہ مولا تو نے قرآن میں کہا تھا **وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** مجھ سے مدد مانگو تو میں تجھ سے ہی مدد مانگ رہا تھا دی نہیں دیکھ میں مر کے آ گیا جواب آیا کہ تو ایسا بد بخت آدمی ہے تو سمجھ ہی نہیں سکا وہ جو کشتی بھجی تھی وہ میری مدد ہی تو تھی وہ میں نے ہی مدد کی تھی اور اس کے بعد تمہاری مدد کیلئے ہم نے پورا ہیلی کپٹر بھیج دیا وہ میری مدد ہی تو تھی تو یہ عجیب عقیدہ ہے جس نے لوگوں کے ذہن خراب کر دیئے ہیں اور اس ذہن کے خراب کرنے سے بہت سارے لوگ اللہ کے ولیوں سے دور ہو گئے جی ہم نہیں مانگتے جی کسی سے مدد تو جناب آپ گھر بیٹھیں نہ پھر چھوڑیں آپ سارا کچھ کیوں کرتے ہیں یہ سارے کام تو اللہ اس عقیدے سے محفوظ رکھے (آمین) اسکے اندر قطعاً یہ معنی نہیں ہے **وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** میں بہت خوبصورت معنی ہے مولا ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اللہ کی مدد پھر کسی وسیلے سے آئے گی نہ خود تو نہیں اللہ تیرے لیے اترنے لگا آسمانوں سے یہ جبرائیل کو تیرے لیے بیچ دے تو ہے کون بئی وہ وسیلہ بنائے گا لوگوں کو تیرے پاس بھیج دے گا اور تیری مدد ہو جائے گی۔

☆ ایسے ہی داتا صاحبؒ جب ہم جا کر دعا مانگتے ہیں ان کی قبر پر کھڑے ہو کر جا کر مانگتے ہیں تو ہمارا قطعاً یہ عقیدہ نہیں ہے داتا صاحب خود دیتے ہیں (استغفر اللہ) یہ عقیدہ کس نے دے دیا تمہیں یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے یہ عقیدہ کہاں ہے کہ داتا صاحب خود دیتے ہیں یہ نہیں ہم کہتے اور نہ کہہ سکتے ہیں وہ کیوں خود دیں گے وہ خود دیتے ہی نہیں ہیں وہ بھی اللہ سے دیتے ہیں لے کر کیسے لے کر دیتے ہیں؟؟

اس لیے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

''مومن جہاں دفن ہوتا ہے وہ جگہ جنت کا باغ بن جاتی ہے۔''

جہاں مومن کی قبر ہو وہ قبر عام قبر نہیں ہے وہ جنت کا باغ ہے لحاظہ اس لیے ہم وہاں جاتے ہیں جب جنت کے باغ میں گئے ہو تو کیا وہاں ویسے ہی بیٹھ کر آ جاؤ گے نہیں جب بندہ جنت کے باغ میں جاتا ہے تو وہاں سے پھول لیتا ہے خوشبو لیتا ہے وہ ساری برکتیں لے کر آتا ہے تو ہم جب وہاں جاتے ہیں یا کسی بھی اللہ والے کے دربار پر جب حاضری دیتے ہیں تو اس سے یہ قطعاً مراد نہیں ہے کہ ہم ان سے مانگ رہے ہیں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ

مولا تیرا پاک بندہ یہاں دفن ہے اور تیرے نبی نے فرمایا یہ جنت کا باغ ہے تو جنت کے باغ میں جب بیٹھا ہوا تو دے نہ اولاد مجھے دے نہ پھر مجھے رزق دے نہ مجھے صحت دے نہ مجھے فلاں آرزو پوری کرنے کا معاملہ بنا دے نہ تو جونہی آپ وہاں مانگتے ہیں دعا کی قبولیت

کے سو فیصد امکان بڑھتے ہیں کیونکہ آپ جنت کے باغ میں دعا مانگ رہے ہیں۔یا تو کہہ دو کہ حضور کی احادیث یہ میں مانتا ہی نہیں ہوں (استغفر اللہ) جب حضور نے فرمادیا کہ وہ جگہ جنت کا باغ ہے اور جہاں کوئی منافق کوئی بدکار کوئی کوئی کافر دفن ہوتا ہے وہ دوزخ کا گڑا ہے وہ دوزخ ہے وہاں لعنت برستی ہے اس لیے ہم بزرگوں کے دربار پر جا کر یہ بات کرتے ہیں اس سے مراد مدد اللہ ہی کی ہے میں پھر کہہ رہا ہوں آخر میں مدد اللہ ہی کرتا ہے بئی قرآن میں کئی جھگوں پر اس کا اظہار ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام دربار میں بیٹھے ہیں قرآن میں یہ واقعہ موجود ہے آپ نے فرمایا

ہے کو میرے درباریوں میں سے ملکہ بلکیس آ رہی ہے مجھ سے ملنے تو اس کا تخت لے آئے پہلے ہی اس کا تخت یہاں پر لے کر آئے وہ تخت اس میز جتنا نہیں تھا وہ تخت جو ہے چالیس گز چوڑا اور آسی گز اونچا تھا یعنی سمجھ لیں اس ہال سے اتنا ہی ہوگا اتنا بڑا وہ تخت تھا سنگ مرمر سے بنا ہوا تو آپ نے فرمایا ہے کوئی بئی جو لے آئے اب آپ خود نبی ہیں سلیمان علیہ السلام کو اللہ نے ساری زمین پر حکومت عطا فرمائی خود نبی ہیں اور اللہ کے بڑے مکرم ہیں اور اللہ نے بڑی تعریف کی ہے قرآن میں سلیمان علیہ السلام کی فرمایا مجھے بڑا پسند تھا سلیمان اللہ کو بڑی محبت ہے سلیمان علیہ السلام سے آپ خود نبی ہیں لیکن فرمار ہے ہیں کہ ہے کوئی آپ میں سے جو میری مدد کرے اور لے آئے تخت اگر بندوں سے مانگنا غلط ہوتا تو سلیمان کیوں مانگتے خود کر لیتے آپ تو ایک آپ کی مجلس میں سے ایک جن کھڑا ہوا قرآن کہتا ہے اس نے کہا کہ میں لے آؤں گا مجھے اتنی طاقت حاصل ہے میں اٹھا کر لا سکتا ہوں کہا کتنی دیر میں کہا حضور جتنی دیر میں آپکا دربار لگا ہوا ہے آپ جب اٹھیں گے تو اس سے پہلے پہلے تخت آ جائے گا کہا نہیں یہ زیادہ دیر ہے مجھے اس سے زیادہ جلدی چاہیے تم دیر کر رہے ہو مجھے اتنی دیر نہیں چاہیے جونہی یہ کہا تو ایک شخص تھا آپ کا ہی کلمہ پڑھنے والا وہ دربار میں بیٹھا ہوا تھا اور قرآن کہتا ہے اس کو ہم نے تھوڑا سا علم دیا ہوا تھا اپنی کتاب کا جو کتاب حضرت سلیمان علیہ السلام پر اتری تھی نہ اس کا تھوڑا سا علم قرآن کہتا ہے اس کو ہم نے دیا ہوا تھا وہ کھڑا ہو گیا اس نے کہا حضور میں حاضر ہوں میں کل آؤں گا کہا کتنی دیر میں کہا حضور آپ آنکھ جھپکیں تخت آپ کے سامنے پڑھا ہوگا۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے آنکھ ایسے جھپک کر کھولی سامنے تخت پڑا ہوا ہے physically کیسے آ گیا قرآن کہتا ہے وہ علم تھا اس کو کتاب کا جو ہم نے دی ہوئی تھی۔ارے سلیمان علیہ السلام کی کتاب اتنا علم دے جو چاہو لا سکو تو قرآن کتنا علم دے سکتا ہے جو محمد کی کتاب ہےﷺ اس سے آپ کیا کیا کر سکتے ہیں تو وسیلہ بنایا اور بھی قرآن میں ایسے بہت سے معاملات ہیں۔

☆ **حضرت موسی علیہ السلام کو اللہ نے فرعون کی طرف بھیجا کہا جاؤ جا کر اس کو اسلام کی تعلیم دو** اللہ خود نہیں کر سکتا خود نہیں اس کے دل میں ڈال سکتا تھا کہ فرعون مسلمان ہو جا تا موسی کو کیوں بھیج رہے ہیں ہر شے کا اللہ وسیلہ بنا تا ہے آقا علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کئی بار یہ عمل کیا ایک صحابی آئے حضورﷺ کی خدمت میں فرمایا یا رسول اللہ نظروں سے محروم ہوں آندھا ہوں دعا کریں حضور کرم کیجیے میری آنکھیں واپس آ جائیں مجھے نظر آنا شروع ہو جائے میں آج اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ کئی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ میں جا کر اپنے نبی سے کہوں کہ مجھے

آنکھیں مل جائیں اب صحابی حضور سے آ کر کہہ رہا ہے ڈائریکٹ اللہ سے نہیں کہہ سکتا بئی تمہیں یہ عقیدہ کس نے دے دیا ہے درمیان میں نہ کسی کو ڈالو ڈائریکٹ اللہ سے کہو یہ کس نے تمہیں عقیدہ دے دیا یہ عقیدہ تو ہے ہی نہیں تھا صحابہ حضور سے جا کر کہہ رہے ہیں (اللہ) فرمایا حضور مجھے دے دیں۔آ قا علیہ السلام نے دیکھیں جو دعا سیکھائی۔

☆ یہ احادیث کی کتاب میں اتنی خوبصورت دعا ہے حضور نے اس کو سیکھایا با قاعدہ کیسے دیکھیں فرمایا اچھا ٹھیک ہے تم ضرور دعا کرلو لیکن طریقہ تمہیں سیکھا دیتا ہوں ابھی وہاں جا کر دو نفل پڑھو اس کے بعد یوں دعا کرو کہ اے اللہ وہ جو سامنے تیرے نبی بیٹھے ہیں ان کے وسیلے سے کہتا ہوں مجھے آنکھیں عطا فرما دے یہ لفظ ہیں ہم سو دفعہ پڑھ چکا ہوں احادیث میں ان کے وسیلے سے کہتا ہوں جو سامنے بیٹھے ہیں مجھے آنکھیں مل جائیں اس نے ایسا ہی کیا اس نے دو نفل پڑھے اس نے یہی دعا کی جو حضور نے اسے سیکھائی جب سیکھائی تو وہی پڑھی جب پڑھی تو صحابہ فرماتے ہیں ہم نے دیکھا اس نے جب سلام پھیری تو وہ آنکھوں سے چلتا ہوا حضور کے پاس آیا اللہ نے اسے آنکھیں عطا فرمائی۔

تو مطلب یہ ہے کہ آپ اگر درمیان میں کسی کو ڈالتے ہو اس سے اللہ معاف فرمائے شرک نہیں ہو جاتا وہ شرک کی قسم ہی نہیں ہے شرک صرف دو چیزوں میں ہے جو میں نے پہلے بتا دیا نہ صفات میں شرک ہے نہ ذات میں نہ ہم حضور کو یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ ہیں استغفر اللہ نہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ کی صفتوں میں سے کسی شے کے مالک ہیں نہیں ساری برکتیں اللہ نے حضور کو دی ہوئی ہیں برکتیں اللہ ہی کی ہیں لیکن دی انہوں نے حضور کو ہیں جس طرح تم بھی تو دیکھتے ہو تو کیا مطلب تیرا دیکھنا اور اللہ کا دیکھنا برابر ہو گیا نہیں اللہ نے تمہیں اپنی یہ صفت دی ہوئی ہے تم بھی تو سنتے ہو لیکن تمہارا سننا اور اللہ کا سننا ایک تو نہیں ہو سکتا اللہ نے تمہیں اپنی یہ صفت دی ہوئی ہے تم بھ بیتو زندہ ہو اللہ بھی تو زندہ ہے تو کیا مطلب زندگی ایک جیسی نہیں اللو نے تمہیں اپنی صفت دی ہوئی ہے جس کو دی ہوئی ہے شرک ختم ہو گیا یا تو اس کی اپنی ذات کے اندر چیزیں ہیں حضور کی اپنی ذات میں یہ چیزیں نہیں تھی اللہ نے آپ کو عطا فرمائی یہ ہے اصل اصول جب یہ سمجھ لیا۔

☆ جب غزوہ تبوک ہوا آ قا علیہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی بئی جو میری مدد کرے جو نبی خود کہہ رہا ہے اگر میں چاہوں تو احد کا پہاڑ میرے ساتھ سونے کا ہو کر چلے وہ کہہ رہا ہے مدد کرو یار او پیسے دو بئی غزوہ تبوک ہے پیسوں کی ضرورت ہے تو حضور مدد مانگ رہے ہیں۔

☆ اس طرح قرآن میں حضرت عیسی علیہ السلام کا بھی ذکر ہے ان کا بھی اللہ نے با قاعدہ دعا کیساتھ اللہ نے ذکر کیا کون ہے جو اللہ کے راستے میں میری مدد کرے حضرت عیسی علیہ السلا نے فرمایا اور جو آپ کے مدد کرنے والے تھے انہوں نے جواب کیا دیا۔

ہم ہیں اللہ کی مدد کرنے والے ہم اللہ کی مدد کریں گے۔

اب یہ عقیدہ واضح ہو گیا (الحمداللہ) یہ بہت بڑا عقیدہ ہے اس سے بیشمار لووگوں کے دین کو مونٹ دیا گیا نہیں نہیں ہم نہیں مانتے کسی کو ہم اللہ سے ڈائریکٹ مانگیں گے اس عقیدے نے بہت سارے گھر اُجاڑے ہیں بہت سارے لوگوں کے دین کو برباد کر دیا ہے ایسا نہیں ہے بیٹو اللہ نے ہر جگہ وسیلہ رکھا ہوا ہے قرآن میں یہی لفظ ہے **وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** کو ہی میں اٹھانے لگا ہوں

اے ایمان والو! مدد مانگو کس سے صبر سے اور نماز سے (سبحان اللہ)

وہاں بھی اللہ کہہ رہا ہے مدد مانگو بئی صبر سے اور نماز سے یہ عقیدہ واضح ہو گیا اللہ نے اپنے درمیان اور تیرے درمیان دو چیزیں ڈال دی صبر کرو اور نماز پڑھو ہم تیری مدد کریں گے اس سے یہ عقیدہ واضح ہوا جہاں جہاں آپ کو موقع ملے اس کو لوگوں کے ذہنوں میں ڈالیں اس سے بہت زیادہ لوگ پریشان ہیں اور بیشمار لوگوں کے دین کو اس سے بڑا نقصان ہو رہا ہے **اِیَّـاکَ نَسْتَعِیْنُ** کو آپ کے سامنے رکھا اور بھی بہت سے زاویے ہیں لیکن چند عرض کر دیئے۔

آگے ارشاد فرمایا

اِھْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِیْم (سبحان الله)

،ہم تجھ سے سیدھا راستہ مانگتے ہیں یا اللہ ہمیں ہدایت دے اھدنا ہم سب کو دیکھا دے ہدایت دے صراط مستقیم جو سیدھا راستہ ہے آپ غور کیجیے بڑی ترتیب سے چل رہا ہوں پہلے کہا

☆ عبادت میری ہے ☆ پھر کہا مدد میری ہے ☆ پھر کہا اب یوں کرو مجھ سے سیدھا راستہ مانگو

اگر عبادت میری ہو گئی تجھے مدد بھی میری مل گئی تو اس کے بعد سیدھے راستے کے دعا ہے مجھے سیدھا راستہ دے بئی یہ کیا عجیب معاملہ ہے کہ ایک شخص وضو کرے وضو کر کے پاک صاف کپڑے پہنے مصلی بچھائے مصلی بچھا کر کعبہ شریف کی طرف منہ کرے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے سر جھکا لے کیا وہ ابھی بھی سیدھے راستے پر نہیں ہے بئی کیا نہیں سمجھ آئی کیا وہ ابھی بھی سیدھے راستے پر نہیں ہے وہ وضو کر چکا وہ پاک صاف ہو گیا وہ نماز کیلئے کھڑا ہو گیا مصلے بچھ گئے مسجد میں آ گیا یا چلو کعبے میں چلا گیا کعبے کے سامنے کھڑا ہے وہاں بھی کہہ رہا ہے **اِھْــدِنَــا الصِّراطَ الْمُسْتَقِیْم** مولا سیدھا رستہ دے دیں مولا **سیدھا رستہ تو پھر سیدھا راستہ کیا ہے؟؟؟**

وضو بھی کر لیا نماز کیلئے کھڑے ہو گئے سب کچھ تو ہو گیا مولا میں تو پہلے ہی سیدھے رستے پر ہوں کیا یہ نماز سیدھا راستہ نہیں ہے کیا یہ وضو سیدھا راستہ نہیں ہے کیا یہ پاکی سیدھا رستہ نہیں ہے کیا مصلے کعبے کی طرف نہیں بچھے ہوئے مولا بچھے ہوئے ہیں کبھی سوچا تو نے یہ کیا ہے؟؟

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ قرآن پاک کے پہلے مفاسر آپ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے آپ نے اس کو حل کر دیا صحابہ نے جب پوچھا کہ یہ بتایئے یہ کیا ہے **اِھْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِیْم کیا ھے؟؟؟**

آپ نے فرمایا صراط مستقیم سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات مراد ہے

اس سے مراد حضور ہیں آقا صراط مستقیم ہیں مولا یہ سب کچھ میں نے کر لیا وضو وغیرہ ہو گئے یہ نماز کے لیے کھڑا ہو گیا اب حضور دیکھا دیں نہ مجھے اب اپنا نبی دیکھا دے اب ہدایت دے مجھے ان کی طرف مولا اب ان کی طرف بھی لے جا جو اس کائنات کی جان ہیں تو یہاں صراط مستقیم سے مراد آقا علیہ السلام کی ذات کریمہ ہے۔ آپ دیکھیں ہر نماز میں ہر فاتحہ میں ہم حضور کی زیارت کی دعا کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں ہے ہمیں علم ہی نہیں ہے کہ میں ہر روز کتنی بار حضور کی زیارت کی دعا مانگتا ہوں کتنی خوبصورت دعا ہے اتنا پیار ہے اس کے اندر کہ مولا مجھے سیدھا راستہ دیکھا اب دیکھیں یہاں **اِهْدِنَا** ہے پھر کہا ہم اکیلا نہیں کہا کہا ہم مجھے حضور دیکھا نہیں یہ نہیں کہا ہم سب کو حضور دیکھا ہم سب حضور کی طرف جائیں ہم سب صراط مستقیم پر چلیں صراط مستقیم سے مراد آقا ﷺ کا وجود مقصود ہے وہ آقا کا وجود ہے آپ جب دنیا میں آتے ہیں اور آ کر جب آپ دین کی تبلیغ کرتے ہیں وہ صراط مستقیم ہے جو آپ نے دیکھایا وہ اصل میں آپ کا وجود ہے

۔(اللہ) سبحان اللہ پھر کہا اھد نا ہم تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں صراط مستقیم دے دیں یہاں اھد نا کے پیچھے بہت خوبصورت جملہ کسی مفاسر نے لکھا تھا اس نے لکھا تھا ایک ہوتا ہے راستہ دیکھنا اور ایک ہوتا ہے چھوڑ کے آنا۔

مثلاً آپ کسی روڈ پر کھڑے ہیں یہ زرہ ایڈریس مجھے بتاؤ یہ کہا پر ہے گھر میں زرہ جانا چاہتا ہوں آپ کہیں گے دائیں جائیں دائیں سے بائیں ہو جائیں بائیں سے آگے ہو جائیں چوک میں جائیں گے تو اس کے سامنے دیکھیں گے تو یہ گھر موجود ہے آپ نے یہ راستہ جو ہے دیکھا دیا اسے یہ ہے راستہ دیکھنا ایک ہوتا ہے نہیں نہیں آپ بیٹھیں میرے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھیں آپ بیٹھ کر اس کو گھر تک چھوڑ کر آئیں دونوں میں فرق ہے جب آپ اس کو دیکھائیں گے ہو سکتا ہے وہ غلط چلا جائے ہو سکتا ہے آپ نے بائیں کہا ہو وہ دائیں موڑ جائے آپ نے دائیں کہا ہو وہ بائیں موڑ جائے کیونکہ آپ نے دیکھایا ہے صرف اگر آپ چھوڑ کر آئیں گے تو غلطی کا امکان نہیں ہو گا یہاں لفظ ہے اھد نا مولا دیکھا نہیں ہمیں چھوڑ کر آ وہاں تک ہمیں حضور تک چھوڑ کر آ کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ ارے فاتحہ ہی ختم نہیں ہو رہی آگے کہا جائیں گے ہم (سبحان اللہ) اسی کے مطلب اور مفہوم اتنے خوبصورت ہیں **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** حضور کی شان کے مضمون پورے قرآن میں پھیلے ہوئے ہیں اسی آیت کو اللہ نے کھولا ہے اور پورا قرآن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانوں سے بڑھ دیا وہ کھولا ہے صرف اس کو **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** راستہ ان لوگوں کا دے مولا جن پر تیرا انعام ہوا ہو **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ** اور انکا نہ دینا جو گمراہ ہیں اور تیرے غضب میں ہے اب سورۃ الفاتحہ ختم ہونے لگی ہے۔ اللہ نے ساری سورۃ الفاتحہ کو لا کر جس آیت پر ختم کیا ہے اب اس کی طرف زرہ توجہ کرنا دھیان کریں اللہ کرے میں اس کا حق ادا کر سکو جو کہ ممکن نہیں ہے لیکن یہ آیت پورے قرآن کے بڑے اعلی مضمون سمیٹے ہوئے ہے جب حضور کو بھی مانگ لیا اب اللہ کہتا ہے یوں کہو **صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** راستہ ان لوگوں کا دے مولا جن پر تیرا انعام ہوا ہو راستہ مل جائے ان لوگوں کا مجھے جو تیرے انعام والے ہیں جن پر تو نے انعام کیا ہے مجھے

ان لوگوں کا راستہ دے مولا میں تجھے ڈوھنڈر رہا ہوں تو مجھے بندوں کے پاس بھیج رہا ہے یہی کہتے ہیں نہ میں اللہ کو ڈوھنڈر رہا ہوں میں اللہ کی عبادت میں لگا ہوا ہوں میں اللہ کے پیچھے پیچھے جار ہا ہوں تو اللہ کہہ رہا ہے میرے بندوں کے پاس جاوَ **صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عِلَیُہِمْ** وہ کچھ لوگ ہیں میرے بندے ہیں وہ الذین کا لفظ ہے لوگ ہیں کچھ تم اکیلے نہ رہو اکیلے نہ میرے رستے پر چلو تم لوگوں کیساتھ چلو جو انعام والے ہیں جن پر میں نے انعام اتارا اپنا **صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عِلَیُہِمْ** مجھے رستہ دے ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔

؎ اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے　　　اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

تو یہ معنی اس میں چھپا دیا ساری کی ساری سورۃ الفاتحہ کو لا کر اس بات پر ختم کیا تو نے عبادت کر لی بہت اچھی بات ہے تو نے مدد مانگ لی کمال کر دیا تو نے نبی کا رستہ مانگا نبی کی زیارت کی دعا مانگی بہت اچھا ہو گیا لیکن اگر کوئی اللہ والا تیرے ساتھ نہ لگا نہ تو میرے بندے یہ سب ضائع ہو جائے گا تو کچھ نہیں تمہیں ملنے والا **صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عِلَیُہِمْ** مجھے ان لوگوں کا رستہ دے جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔

انعام کس پر ہوا؟؟

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر سب سے پہلا انعام یافتہ شخص آقا کی امت میں اگر کوئی ہے افضل البشر بعد الانبیاء نبیوں کے بعد سب سے بہترین انسان حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کا رستہ دے مولا وہ کیسے تیرے تک پہنچے کس طرح اس نے تجھ سے محبت کی مولا مجھے ان کے انداز سیکھا۔

☆ انعام یافتہ حضرت عمرؓ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا

☆ انعام یافتہ ہیں حضرت عثمان غنیؓ

☆ انعام یافتہ ہیں حضرت علی المرتضیٰؓ شیر خدا

☆ حضرت اویس قرنیؓ

☆ حضرت ابوعبیدہ ابن جرہؓ حضور کے ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ یہ سارے انعام یافتہ لوگ ہیں ان پر اللہ نے اپنا انعام کیا اللہ راضی ہے کے لفظ اتارے اللہ نے اپنے نبی کے صحابہ کیلئے اللہ راضی ہے تیرے صحابہ سے تو سب سے پہلے انعام یافتہ وہ ہیں اس کے بعد تابعین حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ یہ سارے انعام یافتہ لوگ ان پر اللہ نے اپنے انعام اتارے (اللہ) آگے چلو حضور داتا صاحبؒ لاہور کے ہمارا کتنا قرب ہے ان کے پاس یہ وہ شخصیت ہیں۔

حضور غوث اعظمؒ فرماتے ہیں

اگر میں آپ کے دور میں ہوتا تو میں آپ کا مرید بن جاتا۔ میں آپکی بیعت کر لیتا۔

☆انعام یافتہ لوگ حضرت معین الدین چشتیؒ ایک لاکھ ہندوؤں کو کلمہ پڑھانے والا اکیلا شخص حضرت معین الدین حضور غوث اعظمؒ انعام یافتہ ہیں بڑے بڑے دنیا میں بزرگ جتنے اللہ والے آئے وہ سارے انعام یافتہ لوگ ہیں اللہ نے ان پر انعام اتارا۔

انعام دو چیزوں کو کہتے ہیں

اللہ کا انعام جس پر اترتا ہے وہ دو چیزیں ہیں

☆ایک اللہ اپنے قرآن کی سمجھ اسے عطا کرتا ہے

☆اللہ اپنے نبی کی احادیثوں کا عمل اسے عطا کرتا ہے۔

یہ دونوں انعام ہیں اللہ کے قرآن کا علم اور احادیث کا علم جس کو یہ ملے ہوں وہ انعام یافتہ انسان ہے۔

ان لوگوں کا رستہ۔۔۔اب اس میں اصل میں بات یہ ہے اللہ یہ فرما رہا ہے کہ ریسرچ کرو جاؤ ڈوھنڈو جا کر میں نے تمہیں بتا دیا ہے کرنا تمہارا کام ہے ڈوھنڈو داتا صاحب کیسی زندگی گزار کے گئے غوث اعظم نے کیسی زندگی گزاری بڑے بڑے بزرگوں نے پیر مہر علی کیسی زندگی گزار کے گئے تم نے Analysis خود کرنا ہے رستہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے یہ لوگ انعام والے ہیں اب آگے تم نے خود ڈوھنڈنا ہے اس سے یہ پتہ چلا اللہ خود بھیج رہا ہے ولیوں کے درباروں پر اللہ خود بھیج رہا ہے ولیوں کے آستانوں پر اللہ خود بھیج رہا ہے حضور مجدد الف ثانی کے دربار میں جاؤ جا کر ان کا رستہ پتہ کرو کیا ہے تو میں حیران ہوں ان لوگوں پر جو روز سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں اور اس میں کہتے ہیں مولا رستہ دے انعام یافتہ لوگوں کا روز کہتے ہیں ہر نماز میں کہتے ہیں اور جونہی سلام پھیرتے ہیں ہم کہتے ہیں ہم نہیں مانتے ان بزرگوں کو (استغفر اللہ) ہم بس اللہ کو مانتے ہیں اور اسکے رسول کو مانتے ہیں بس ہمیں یہ دوسری بات نہیں کروبئی دوسری بات ہم کر رہے ہیں وہ تو قرآن کر رہا ہے سورۃ الفاتحہ کر رہی ہے کہ ان لوگوں کا راستہ دے جو انعام والے ہیں تو یہ کیسے لوگ ہیں جو سلام پھیرتے ہی نماز میں کہہ رہے ہیں دے دیں رستہ تو جھوٹ بول رہے ہوا اللہ سے (استغفر اللہ) اللہ سے فراڈ لگایا ہوا ہے اللہ سے کہہ رہا ہے کہ دے رستہ پر جونہی سلام پھیرتا ہے کہتا ہے نہیں میں نہیں مانتا ہم پیروں کو نہیں مانتے ہم بزرگوں کو نہیں مانتے ہم اللہ والوں کو تو قطعاً نہیں مانتے ہم تو ڈائریکٹ اللہ سے ہی مانگتے ہیں تو بئی یہ سورۃ الفاتحہ کے معنی کو پھر کیا کہیں گے ہم کس طرح اس کو تسلیم کرو گے۔

کیا میں آپ کو سہی راستے کی تعلیم دے رہا ہوں قرآن کہہ رہا ہے یہ سیدھا راستہ ہے یہ بزرگوں کا راستہ ہے سلام پھیرتے ہی تم انکار کر دیتے ہو اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت دے (آمین) **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآ لِّيْن** صرف اتنا ہب نہیں کرنا صرف اللہ والوں کا ساتھ ہی نہیں مانگنا بلکہ پرہیز بھی کرنا ہے۔

کوئی بھی نیکی اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس کے ساتھ پرہیز نہ ہو۔

''اگر آپ نے اچھوں کا ساتھ اپنایا ہے تو آپ کو برائی چھوڑنی پڑھے گی۔''

اللہ کہہ رہا ہے اب ساتھ یہ بھی کہو مولا جو گمراہ ہیں ان سے بچا جو عذاب والے ہیں مولا ان سے بچالے بُرے لوگوں سے مجھے دور کردے اچھوں کے پاس کردے اور بُروں سے دور کردے تو یہ دو اصول پورے کرنے کے بعد آمین کہنا ہے آپ نے یہ دو اصول پورے کرو گے تو بات بنے گی اگر اچھوں کا ساتھ نصیب ہے نیک لوگوں کی برکتیں تمہیں ملی ہوئی ہیں تو ہر صورت بُروں سے دور رہنا ہوگا چاہے وہ ٹی وی کی شکل میں ہے وہ انٹرنیٹ کی شکل میں ہے وہ موبائل کی شکل میں ہے وہ تمہاری اپنی کسی گندی حرکت کی شکل میں ہے وہ کوئی بھی شے ہے اگر تم اللہ والوں کی برکت لینا چاہتے ہو تو تمہیں برائی سے دور ہونا ہوگا ورنہ وہ ضائع ہو جائے گی۔

مثال

ایک من دودھ کے اندر صرف ایک قطرہ گٹر سے لے کر پھینکیں ایک من دودھ پاکیزہ بہترین ابھی نکلا ہوا بھینس کا صاف ستھرا دودھ اس میں صرف ایک قطرہ گٹر سے لے کر ڈالیں وہ پورے دودھ کو ناپاک کردے گا کیونکہ وہ ناپاک قطرہ جونہی اندر گیا ہے اس نے سارے دودھ کی پاکیزگی کو ختم کر دیا ہے بلکل ایسے ہی اللہ والوں کے پاس آپ جائیں بزرگوں کی بیعت بھی کریں آپ نیکوں کے پاس بیٹھیں آپ ان کی خدمتوں میں جائیں آپ ان کی دعائیں لیں لیکن آپ برائی نہ چھوڑیں لیکن آپ برائی سے دور نہ ہوں آپ اپنی گندی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو کچھ فائدہ نہیں وہ پرہیز کرنے سے برکت ملنی تھی اس پرہیز سے وہ نورانی کرم اور فضل آنا تھا وہ کر نہیں رہے آپ تو کیسے ملے گا تو قرآن کہہ رہا ہے آپ ضرور مجھ سے کہیں۔۔ لیکن ساتھ ساتھ بُروں سے بچنے کی دعا بھی مانگیں ساتھ ساتھ یہ بھی کہیں مولا بچالے بُرائی سے دور کرلے تاکہ میں نیکوں کو نور لے سکوں یہ حل کر دیا مسئلہ قرآن نے ہمارے پر کتنا کرم کیا ہے ہم نماز بھی پڑھتے ہیں قرآن بھی پڑھتے ہیں درود شریف بھی پڑھتے ہیں درس بھی لے رہے ہیں کتنا کرم اس وقت لاکھوں فرشتے بھی ہیں کتنے کرم کے خزانے لٹائے جا رہے ہیں لیکن جونہی باہر جائے گا جا کر گند کرے گا موبائل کیساتھ ٹی وی کیساتھ یا کسی بھی جگہ غلط حرکت کرے گا تو کیا مطلب ہم ذمے دار ہیں اللہ ذمے دار ہے رسول ذمے دار ہے قرآن ذمے دار ہے نہیں ذمے دار وہ خود ہے اس نے اس نور کو ضائع کر دیا جو اس کو وہاں سے ملا تھا حج کر کے تم آ گئے ہو اب حج کے بعد اس حج کی برکت تب آئے گی جب گناہوں سے بچو گے اپنی زبان کو روک لو اپنی آنکھوں کو روک لو اپنے خیالات کو روک لو پوری طرح اپنے اوپر پابندی لگاؤ بیس سال ہو گئے لوگوں کو دیکھا بیعت بھی کی ہے حضرت صاحب کے پاس بھی جاتے ہیں لیکن نہ زندگی میں کوئی برکت نہ زبان میں کوئی برکت نہ کوئی رزق میں کوئی برکت دن رات پیستے رہتے ہیں حالات کے اندر اور حضرت صاحب بڑے عظیم آدمی ہیں ان کیساتھ بھی رستہ بنائے ہوئے ہیں یہ فضول بات ہے ایسا نہیں ہوسکتا آپ روشنی میں آئیں

اورروشنی آپ پرنہ پڑے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ آپ باغ میں جائیں وہاں پھول آپ کوخوشبو نہ دے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ آپ اے سی والے کمرے میں جائیں اوراے سی آپ کو ہوا نہ دے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے وہ زندگی کیوں نہیں بدل رہی ۔کیونکہ **غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآ لِّيْنَ** نہیں ہور ہا وہ ہو ہی نہیں ہور ہا برائی بھی اسی طرح چل رہی ہے سارا دن نیکی کرتے ہیں رات کوموبائل کے اوپر نیکی کوخود اپنے ہاتھوں سے آگ لگاتے ہیں سارا دن نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں ایسی جگہ جا کرایک جملہ بولتے ہیں اور سارے روزے کی برکت ضائع کر کے گھر آ جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں حالات نہیں بدلتے ہمارے اس کی وجہ یہ ہے محترم اندر سے آپ اپنے ساتھ بہت بڑا دھوکہ کرر ہے ہیں آپ اندر سے فراڈ لگا رہے ہیں اس کوٹھیک کرلیں قرآن کہہ رہا ہے ہم ضرور دیں گے لیکن زرہ پرہیز کرلو دور ہو جاؤ۔

☆ جیسے ڈاکٹر کہتا ہے نہ جب دوائی دیتا ہے ساتھ کہتا ہے محترم آپ نے کوئی ٹھنڈی چیز نہیں کھانی اب آپ نے تلی ہوئی چیز نہیں کھانی اب آپ نے اس کو دودھ کے ساتھ کھانا ہے پرہیز کرنا ہے باقی چیزوں سے اگر آپ پرہیز نہیں کریں گے تو وہ کروڑ روپے کی دوا بھی آئے گی تو ضائع ہو جائے گی کیونکہ پرہیز نہیں ہوا ہم نے پرہیز کرنا ہے اس کے بعد کہا (آمین)

مولا قبول کر لے یہ حضور کا دیا ہوا لفظ ہے یہ سورۃ الفاتحہ کا حصہ نہیں ہے یہ آقا علیہ السلام بولا کرتے تھے یہ فاتحہ پڑھتے تو آپ آمین کہا کرتے تھے اس کے بعد سورۃ الفاتحہ ختم کر دیتے لحاظہ **سورۃ الفاتحہ کے آخر میں آمین کہنا آقا ﷺ** کی سنت ہے یہ حضور کا طریقہ تھا آج بھی نمازی جب سورۃ الفاتحہ پڑھتے تو آمین کہتے۔

اللہ اب یادرکھنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

اللہ میری کوشش کواور آپ کے پڑھنے کوقبول فرمائے (آمین)